اک ولولہ تازہ دیا اس نے دلوں کو!

تحریر = محمد رمضان جانباز سلفی = فیصل آباد

اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں بے شمار ایسے حق گو انسان پیدا ہوئے ہیں کہ جنہوں نے دین محمدی کی آبیاری کے لئے ان گنت مصائب و مشکلات میں مبتلا ہو کر انتہائی صبر و استقامت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے آنے والے لوگوں کے لئے ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ایسے ہی حق گو' راست باز لوگوں میں ایک نام شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ کہ جن کی جرات و شجاعت' بہادری و بیباکی اور صبر و استقامت کی اس دور میں مثال لانا محال ہے۔ واقعی۔

مائیں ایسے بچے جنتی ہیں بہادر خال خال

علامہ شہیدؒ جس دور میں مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر قرآن و حدیث کے جواہرات سے اپنے دامن کو لبریز کر کے وطن عزیز پاکستان تشریف لائے تو اس وقت اہلحدیث کی حالت بڑی ابتر تھی۔ فرقہ باطلہ کی اہلحدیث پر "کرم فرمائیاں" زوروں پر تھیں' کسی بھی خطے میں بسنے والا اہلحدیث اپنے آپ کو "اہلحدیث" کہلوانے میں باک' شرم اور ہچکچاہٹ محسوس کرتا تھا۔ اور نوجوان طبقہ کھلے بندوں خود کو اہلحدیث ظاہر کرنے میں عار سمجھتا تھا۔ غالی مفتیوں کی طرف سے لگائے گئے کفر زدہ فتووں کے سبب لوگ اہلحدیث سے اتنے متنفر اور بدظن تھے کہ اگر کوئی اہلحدیث کسی غیر کی مسجد میں نماز پڑھ لیتا تو اس جگہ کو "نجس" تصور کیا جاتا' حتیٰ کہ اس سے مسجد تلک بھی دھلوائی جاتی۔

علامہ شہیدؒ جب مخالفین کے اس دل آزار اور غیر مہذبانہ رویئے کو دیکھتے تو بڑا دکھ اور کرب محسوس کرتے کہ سید کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محب اور غلام' آپؐ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے' آپ کے اسوۂ کو اپنانے والے' آپ کی سنت سے محبت رکھنے والے اور اس پر عمل پیرا ہونے والے لوگوں سے کیسا ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔

علامہ شہیدؒ جماعت حقہ اہلحدیث کو بہت بلند دیکھنا چاہتے تھے' اور اس کے نوجوان شاہینوں کی رفعت پرواز کے متمنی تھے۔ لہٰذا علامہ شہیدؒ نے اپنی اس سوچ اور فکر کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنی کوشش و جستجو کا آغاز فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پرشکوہ' شیریں' بے باک اور بے مثال خطابت کے پراثر مواعظ کے ذریعے برسوں سے محو خواب اہلحدیثوں کو جھنجھوڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ جوق در جوق علامہ شہیدؒ کے قافلے میں شامل ہونا شروع ہو گئے اور یوں جلد ہی علامہ صاحب اپنے خطابات میں بے خوف ہو کر فرمانے لگے کہ۔

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب میرے راز داں اور بھی ہیں

اہلحدیث کے جو نوجوان گوشہ نشینی میں تھے یا جو دوسری جماعتوں کے سایہ عاطفت میں تھے انہیں علامہ شہیدؒ نے یوتھ فورس کے ایک پلیٹ فارم پر متحد کر کے ان کے اندر نیا جوش و ولولہ پیدا کیا' اور پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ اہلحدیث کون ہیں' ان کی آواز کیا ہے؟ یہ کس ہستی اقدسؐ کے پیرو کار ہیں' علامہ شہید جب تلک حیات رہے جماعت خداداد قائدانہ صلاحیتوں اور خوبیوں کے سبب ہر آن اپنا مورال (Moral) بلند کرتی رہی۔ جماعت اہلحدیث اپنی تمام تر رعنائیوں اور بہاروں سمیت عروج پر تھی کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کا سورج طلوع ہوا۔ ۲۳ مارچ کا دن جہاں پاکستان کی تاریخ کا سنہری دن ہے تو وہاں یہ اہلحدیث کی تاریخ کا سیاہ دن بھی۔ کیونکہ اس دن رات کو قلعہ چھمن سنگھ کے فوارہ چوک میں اہل حدیث یوتھ فورس کے منعقدہ جلسہ میں جب قائد اہلحدیث اپنی پوری گھن گھرج سے مسلمانوں کے عروج و زوال کے اقعات کو اپنے پرشکوہ انداز سے بیان کر رہے تھے اور اس دور کے نفاق و تضاد کے پیکر حکمرانوں کو پچھاڑ رہے تھے کہ بدبخت و ذلیل حکمرانوں کی طرف سے ایسا شرمناک کام کیا گیا کہ جس کی تاریخ پاکستان میں نظیر نہیں ملتی۔ بم کا ایسا دھماکہ کروایا گیا کہ جس سے قافلہ حق کے کئی سپاہی موقعہ پر ہی شہید ہو گئے۔ چند لمحے قبل جو محفل گلستان بہار بنی ہوئی تھی اب خزاں میں تبدیل ہو چکی تھی۔ ہر طرف آہ و بکا کا سا سماں تھا' خون سے لت پت شہداء کے لاشے بکھرے پڑے تھے جیسے زبان حال سے کہہ رہے ہوں کہ.....؎

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

میرے شہداء کے خون سے ہولی کھیلنے والے بدبخت تو سانحہ بہاول پور کی صورت میں اپنے انجام کو پہنچ کر کائنات کے لوگوں کے لئے مرقع عبرت بن چکے ہیں اور کچھ انشاء اللہ ہم مظلوموں کی دعاؤں سے اپنے انجام کو ضرور پہنچیں گے۔ سچ ہے کہ **ان بطش ربک لشدید** بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

علامہ شہیدؒ کی شہادت کے بعد جماعت کی قیادت کچھ ایسے ہاتھوں میں چلی گئی کہ دل میں ہردم یہی کسک مچلنے لگی کہ!..... واری قسمت.....؎

خدا نے دی ہے انہیں خواجگی کہ جنہیں

خبر نہیں کہ روش بندہ پروری کیا ہے؟

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمتہ اللہ علیہ نے جماعت کو جن خطوط پر گامزن کیا تھا اگر انہی خطوط پر جدوجہد جاری رکھی جاتی تو ہمیں آج یہ سیاہ ترین دور دیکھنا نہ پڑتا۔ شہدائے اہلحدیث سے بے وفائی کر کے ان کے خون سے بے وفائی کر کے حکومت سے حقیر مفادات اور چند سکوں کے عوض سمجھوتہ کرنے کی سزا اس سے بڑھ کر کیا ہو گی کہ آج ہماری کسی بھی مسئلے میں کوئی آواز نہیں رہی۔ آج کسی کو خارجی اور کسی کو رافضی کا لقب دے کر جماعت سے الگ کیا جا رہا ہے۔

افسوس اس بات کا ہے کہ جن پہ احتساب کا فریضہ عائد ہوتا تھا انہوں نے زبانیں بند کر لیں اور آنکھیں موند کر علامہ شہید کے مشن سے بے وفائی کا ثبوت دیا ضرورت اس امر کی ہے کہ علامہ شہیدؒ کے مشن کو آگے بڑھانے اور ان کے اسلوب سیاست کو واپس لانے کے لئے علامہ شہیدؒ کے محب نوجوان آگے بڑھیں اور احتساب کا فریضہ ادا کریں۔ ضرورت صرف ارادے' یقین اور جذبے کی ہے' کیونکہ.....ہ

غلامی میں نہ کام آتی ہیں تدبیریں نہ شمشیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
(علامہ اقبال)

اپیل برائے مسجد و مدرسہ

صدیق آباد ڈیرہ غازی خان کی ایک کچی آبادی ہے۔ جو کہ ایک میل چوڑی اور دو میل لمبے رقبہ پر آباد ہے۔ جس کے گرد و نواح میں اہلحدیث کی کوئی مسجد و مدرسہ نہیں ہے۔ اس پورے علاقے میں شرک و بدعت کا چرچا عام ہے۔ کوئی خدا کا بندہ خدا کی توحید اور کتاب و سنت کے لئے مسجد و مدرسہ کے لئے دس مرلے کا پلاٹ کالونی کی آبادی کے درمیان میں واقع ہے۔ جس کی مالیت ساٹھ ہزار روپے ہے۔ خرید کر دے مقامی جماعت بہت کمزور ہے۔ جملہ اہل خیر سے تعاون کی اپیل ہے۔

دعا گو

میاں بشیر احمد انصاری ڈیرہ غازی خان

P . L . S Account No. 15597

National Bank of Pakistan